IBRARY SECTION
LANNING & DEVELOPMENT DIVISION

The Daily JANG

Dated: 25-01-2011.

ریکوڈک کیس غیر ملکی کمپنی کو ڈیٹا اور تفصیلات کی فراہمی کیلئے کہا جائے

سپریم کورٹ میں 26 سینیٹروں کی درخواست

مدعا علیہان کو ٹیتھیان کاپر کمپنی کیساتھ معاہدے پر عملدرآمد سے روکا جائے کیونکہ یہ غیر قانونی دیا گیا اور شہریوں کے حقوق و عوامی مفاد کیخلاف ہے

معاہدے کا مسودہ پورے ای ایل 5 کیلئے ہے۔ ایک بہت بڑا فراڈ ہے۔ درخواست میں مؤقف درخواست گزار سینیٹر آج عدالت میں پیش ہوں گے۔ اعظم سواتی

اسلام آباد (سہیل خان، طارق چوہدری) سپریم کورٹ آف پاکستان میں نریہ جماعت ریکوڈک کیس میں پارلیمنٹ بھی فریق بن گئی۔ پیر کو 26 سینیٹروں نے عدالت

باقی صفحہ 6 نمبر 35

بقیہ **35** پارلیمنٹ فریق بن گئی

عدالت میں درخواست دائر کرتے ہوئے استدعا کی ہے کہ غیر ملکی کمپنی پر زور دیا جائے کہ وہ انتہائی اہم ڈیٹا اور تفصیلات فراہم کرے جواب تک ہر کسی سے چھپائی گئی ہیں۔ سینیٹروں نے یہ درخواست آئین کے آرٹیکل 184(3) کے تحت دائر کی ہے اور استدعا کی ہے کہ مدعا علیہان کو ٹیتھیان کاپر کمپنی کیساتھ معاہدے پر عملدرآمد سے روکا جائے جو غیر قانونی طور پر دیا گیا اور شہریوں کے بنیادی حقوق، قومی اور عوامی مفاد کے خلاف ہے۔ ان 26 سینیٹروں میں سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، سینیٹر ڈاکٹر اسماعیل بلیدی، سینیٹر مولانا گل نصیب خان، سینیٹر عبدالغفور قریشی، سینیٹر انجینئر ملک رشید احمد خان، سینیٹر محمد غفران خان اور دیگر 19 شامل ہیں۔ درخواست میں وفاقی حکومت کو بذریعہ وفاقی سیکرٹری پٹرولیم، وزیراعلیٰ بلوچستان ڈائریکٹوریٹ مائنز اینڈ منرلز ڈیولپمنٹ بلوچستان کے سربراہ، بورڈ آف ریونیو بلوچستان بی ایچ پی منرلز انٹرمیڈیٹ ایکسپلوریشن، ٹیتھان کاپر کمپنی ہوئے کارپوریشن اور وزارت دفاع کو بذریعہ وفاقی سیکرٹری فریق بنایا گیا ہے۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ بی ایچ پی اور پی ڈی اے کے درمیان حصص کی 75 اور 25 کی نسبت حکومت بلوچستان کیلئے ایک بڑی ڈیل ہے۔ بی ایچ پی نے 1993 سے 2000 تک شیڈول کے مطابق بھی ادائیگی نہیں کی ادائیگیوں کے ریکارڈ سے اس کی تصدیق کی جاسکتی ہے اور اس طرح بی ایچ پی کی ان ادائیگیوں کا بھی پتہ لگایا جاسکتا ہے جو حکومت بلوچستان اس کی درخواست پر معاف کرتی رہی ہے۔ سینیٹروں کی درخواست کا سب سے اہم پہلو انکشافات کی وہ فہرست ہے جس کے بارے میں انہوں نے سپریم کورٹ سے کمپنی کو حکم دینے کی استدعا کی ہے ان میں ریکوڈک میں جمع کیا گیا ڈیٹا جو 3 لاکھ میٹر کے نقشے جہاں پی سی پی سے ڈرلنگ کرنے کا دعویٰ کیا ہے پی سی پی کی طرف سے علاقے میں خرچ کئے گئے 50 کروڑ روپے کی تفصیلات ان 10 لائسنسوں کی فہرست جنہیں منسوخ کرنے کا بلوچستان کے مائننگ سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ وہ شرائط جن کے تحت وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل نے سینڈک سلور میٹالرجیکل کارپوریشن آف چین ایم سی سی کو بیچ دیا تھا۔ تلاش و دریافت کے موجودہ تمام لائسنس قواعد کے مطابق مکمل سہ ماہی رپورٹس، پی سی سی کی ایک لاکھ صفحات پر مشتمل فزیبلٹی رپورٹ اس کا نام جس نے یہ رپورٹ لکھی اور اس نے کتنے پیسے لئے۔ بی ایچ پی اور پی سی سی کی 1999 سے لے کر اب تک کی ادائیگیوں کا شیڈول مقامی افراد کی فہرست جنہیں تربیت دی گئی۔ ٹریننگ کی تفصیلات اس کی چھ ادارہ اور ٹیکنالوجی منتقلی کی اہلیت وغیرہ شامل ہیں۔ درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ فزیبلٹی رپورٹ صرف ای ایل 15 سے متعلق ہے جو ای ایل 5 کیلئے ہے۔ یہ ایک بہت بڑا فراڈ ہے۔ پی سی سی کے دعوے کہ دنیا کے روپے کے پیش نظر بلوچستان کے عوام کے نمائندہ ہونے کے ناطے بالخصوص اور بالعموم پورے پاکستان کے نمائندے کے طور پر درخواست گزاران یہ سوچتی کچھ رائے رکھتے ہیں کہ پی سی سی کیساتھ معاہدے پر عملدرآمد نہیں کیا جانا چاہئے جیسا کہ مذکورہ قانون کے تحت حکومت بلوچستان اور حکومت پاکستان اس کی پابند نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی سی سی کی طرف سے پیش ماہر ڈاکٹر زبیر ایس قاضی عدالت کے سامنے تسلیم کر چکے ہیں کہ پی سی سی ایک کاٹن کمپنی ہے جو صرف اس منصوبے میں کان کنی میں مصروف ہے۔ اس کا سلسلہ رنگ اور دھاتوں کی صفائی سے کوئی تعلق نہیں۔ فاضل عدالت کے اس سوال پر کہ آیا وہ پاکستان میں سلسلہ رنگ اور ریفائننگ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ان کے کاروباری دائرہ کار سے باہر ہے۔ اس لئے وہ ریفائننگ کے عمل میں شامل نہیں ہوں گی اس لئے اس مقصد کیلئے ذیلی صنعتوں کے قیام کا کوئی امکان نہیں ہے۔ انہوں نے رائے دی کہ بلوچستان میں مائننگ کوئی نیا مسئلہ نہیں کیونکہ مقامی افراد یہ کام مزدور شور سے کر رہے ہیں اور بعض لوگوں کا خاندانی کاروبار ہے انہوں نے استدعا کی کہ ایک سے تین تک مدعا علیہان کو ہدایت کی جائے کہ وہ پی سی سی پی کیساتھ منرل ایگریمنٹ پر عملدرآمد نہ کریں اور مدعا علیہ نمبر 6 بلوچستان کے معدنی وسائل کی ترقی کی خاطر پاکستانی سائنسدانوں اور فنی ماہرین کی فزیبلٹی سٹڈی کی روشنی میں اقدام کرے۔ انہوں نے مزید درخواست کی کہ رول 98 اور نوٹیفکیشن کو ایکٹ کے منافی قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ اگر فاضل عدالت جو رعایت مناسب سمجھے دی جائے۔ طارق چوہدری کے مطابق عدالت میں درخواست دائر کرنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اعظم سواتی نے کہا کہ ہم نے درخواست میں عدالت سے یہ استدعا کی ہے کہ ریکوڈک کے ٹھیکہ کو ہر صورت میں روک دیا جائے۔ ریکوڈک کے سونے اور تانبے کے اثاثہ جات پر صرف بلوچستان حکومت کا حق ہے اور یہ صوبائی حکومت کا حق ہے کہ وہ اس بارے فیصلہ کرے۔ وفاقی حکومت نے اربوں روپے کی قومی دولت لوٹنے والوں کو موقع دیا ہے۔

(Muhammad Afzal)
Librarian